دہشت گردی کے ناسور سے نجات کیسے ممکن ہے؟

بقلم: ڈاکٹر فیض احمد بھٹی (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

آج کے اس دور میں دہشت گردی ایک بین الاقوامی مسئلہ بن چکی ہے۔ شاید ہی کوئی ملک ہو، جو اس سے دوچار نہ ہو۔ اس دہشت گردی کے سبب سے اکیسویں صدی کی دہلیز پہ کھڑی انسانیت تذبذب کے بھنور میں ہچکولے کھا رہی ہے۔ اسی کی وجہ سے معیشتیں ڈگمگا رہی ہیں۔ خاص طور پر ہمارا وطن دہشت گردوں کی آماج گاہ اور دہشت گردی کا سب سے زیادہ نشانہ بنا ہوا ہے۔ یہ اسی دہشت گردی کا کیا دھرا ہے کہ آج اس ملک میں نفسا نفسی کا عالم ہے۔ ہر چہرہ سہما سہما، ہر نظر ڈری ڈری اور ہر عمل بہکا بہکا ہے۔ خوف کی پرچھائیاں، حزن کے سایے، ملال کے عکس اور غم واندوہ کے پرتَو ہر چہرے پہ صاف دکھائی دیتے ہیں۔ ہر کوئی عدمِ تحفظ کا شکار ہے۔ مساجد، مدارس، سکول حتیٰ کہ ریاستی اور عسکری ادارے تک دہشت گردی کی لپیٹ میں آ چکے ہیں۔ ملکی معیشت بری طرح متاثر ہو چکی ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کار یہاں سے فرار ہو رہے ہیں، بلکہ پاکستانی سرمایہ کار بھی یہاں سے اٹھ کر غیر ممالک کا رخ اختیار کیے ہوئے ہیں۔ جس سے زرِ مبادلہ کے ذخائر تیزی سے کم ہو رہے ہیں، مگر کیا کیا جائے دہشت گردی کے اس ناسور کا! کہ یہ روز بہ روز ہمارے ملک کی جڑیں کھوکھلی کر رہا ہے۔ اس نے ہر شعبۂ زندگی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ یہ وطنِ عزیز کی ہر منفعت کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے۔ کاروبارِ حیات منجمد ہو کر رہ گیا ہے، بلکہ انسانی زندگی جامد وساکت ہوگئی ہے۔

نتیجتاً ہمارا یہ ملک، یہ وطن، یہ پاک دھرتی تباہی کے دہانے پہ آ کھڑی ہے اور فریاد کناں ہے کہ کوئی تو ہو، جو مجھ پہ چھائے خوف وخطر کے یہ مہیب سایے دور کرے۔ کوئی تو ہو، جو مجھے اس دہشت خیز فضا سے نجات دلا کر امن وآشتی کا گہوارہ بنائے۔ کوئی تو ہو، جو میرے سینے پہ برپا قتل وغارت کے بازار کو بند کرے..........

قارئین! اس آرٹیکل میں مَیں یہ حقیقت واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پاکستانی قوم ایک امن پسند قوم ہے۔ دہشت گردی اس کا شعار نہیں بلکہ اس کے وقار کے مُنافی ہے۔ بہ حیثیتِ قوم ہم اس مفروضے اور نظریے پر کاربند ہیں کہ "جیو اور جینے دو"۔

یہیں پہ بس نہیں، ہم جس وحدہٗ لاشریک کے ماننے والے ہیں، وہ مسلمانوں کو دہشت گردی کی قطعاً

اجازت نہیں دیتا۔ اس نے اپنی مقدس کتاب میں کھلے لفظوں میں فرمایا ہے:

۱۔﴿والله لايُحب الفساد﴾ ترجمہ: ''اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا''۔ [البقرۃ:۲۰۵]

۲۔﴿ولا تعثوا فى الأرض مفسدين﴾ ترجمہ: ''اور ملک میں فساد نہ مچاتے پھرو''۔ [العنکبوت:۳۶]

۳۔﴿ان الله لا يُحب المفسدين﴾ ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ فساد بپا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ [القصص:۷۷]

۴۔﴿من قتل نفساً بغيرِ نفس أوفسادٍ فى الأرض فكأ نما قتل الناس جميعاً﴾ [المائدۃ:۳۲]

ترجمہ: جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین پر فساد برپا کرنے والا ہو، قتل کر ڈالے، تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔

اور ہم جس پیغمبر ﷺ کے امتی اور جس نبی ﷺ کے پیرو ہیں، انہوں نے بھی واشگاف فرمایا ہے:

۱۔ (لزوال الدنيا أهون على الله من قتلِ رجلٍ مسلمٍ) [سنن ترمذی]

ترجمہ: یعنی اللہ کے نزدیک کائنات کا صفحۂ ہستی سے مٹ جانا کسی مسلمان کے قتل سے کم تر ہے۔

بلکہ قتل کرنا تو دور کی بات کسی کو دہشت زدہ کرنا بھی شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔ جیسا کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا: ۲۔(لايَحل لمسلمٍ أن يروّ ع مُسلمًا) ترجمہ: ''کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان پر دہشت طاری نہ کرے''۔ [سنن ابوداؤد]

ہم جس مذہب کے ماننے والے ہیں، اس کا خمیر ہی امن سے اٹھا ہے۔ اس کے نام کی وجہِ تسمیہ ہی امن کا پیغام ہے۔ ہم جس دین پر کاربند ہیں، اس کا مادّہ ہی سِلم، یعنی سلامتی ہے۔ ہم جس ارضِ پاک میں سانس لے رہے ہیں، اس کی بنیاد ہی کلمۂ طیبہ پر رکھی گئی ہے۔ جو اس بات کا متقاضی ہے کہ ایک ہی الٰہ کو پوجو، ایک ہی رہنما (حضرت محمد ﷺ) سے پوچھو اور وحدتِ بین المسلمین کو ہی حرزِ جاں بناؤ۔

الغرض ہمیں جس Angle سے دیکھا جائے، جس زاویے سے پرکھا جائے اور جس پہلو سے ہمارا مشاہدہ کیا جائے، ہر اعتبار سے ہم امن والے ہیں، امن کے پیامبر ہیں۔ (الحمدلله على ذلک)

قارئین! جب ہم امن کے داعی ہیں۔ ہمارا رب امن کا داعی ہے۔ ہمارا قرآن امن کا داعی ہے۔ ہمارا رسول ﷺ امن کا داعی ہے۔ ہمارا مذہب امن کا داعی ہے۔ ہمارا ملک امن کا داعی ہے۔ پاکستانی قوم امن کی داعی ہے، تو پھر ہمیں سوچنا پڑے گا کہ ہمارے ملک میں دہشت گردی کا یہ طوفانِ بدتمیزی کہاں سے آیا ہے؟؟

افراتفری کا یہ بازار کس نے گرم کیا ہے؟؟

ذرا گہرائی میں جا کر سوچیں، تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگی کہ دہشت گردی تو واقعی اس ملک میں ہو رہی ہے، لیکن اس کی ڈور کہیں اور سے ہلائی جا رہی ہے، اس کے پروگرام کہیں اور تشکیل دیے جا رہے ہیں اور وہ بھی کوئی ہم سے مخفی یا اوجھل نہیں، بلکہ ہمارے ازلی اور ابدی دشمن امریکہ، بھارت اور اسرائیل ہیں۔ جن کے مفادات ہمارے ملک میں دہشت گردی سے وابستہ ہیں۔ ان کا مقصد دہشت گردی کی آڑ میں پاکستان میں بدامنی اور خوف و ہراس پیدا کر کے خانہ جنگی کی فضا پیدا کرنا اور اس کی معیشت کو کھوکھلا کر کے اسے زوال یافتہ بنانا ہے۔ انہیں پاکستان کا ایٹمی پلانٹ ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ اس رُوئے زمین پر یہ واحد اسلامی ملک ہے، جو ایٹمی قوت کی صلاحیت سے مالا مال ہے۔ دشمن کا مقصد اس صلاحیت کو توڑنا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کرنا ہے۔

یہ ہیں دشمن کے ناپاک عزائم اور مذموم مقاصد، جن کا آج مسلم قوم خصوصاً پاکستان کو سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اب یہ ہماری ذمے داری ہے کہ ہمیں ان کے عزائم کو صرف بے نقاب ہی نہیں کرنا بلکہ انہیں خاک میں ملانا اور دندان شکن جواب بھی دینا ہے۔

اے دشمنِ دیں! اس دنیا سے تیرا نام مٹا کر چھوڑیں گے
تو بھاگ کہاں تک بھاگے گا ہم تجھ کو گرا کر چھوڑیں گے
ہم تیرے تعاقب میں ظالم! ہر حد تک جا کر چھوڑیں گے
اس سبز ہلالی پرچم کو ہر سُو لہرا کر چھوڑیں گے

قارئین! اس مقصد کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ ہم

۱۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل بھروسہ رکھیں اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا رہیں۔

۲۔ مذہب سے مکمل ہم آہنگی کا ثبوت دیں۔

۳۔ دینی و دنیوی علوم کی تحصیل کیلئے دن رات کوشاں ہوں۔

۴۔ اپنے طلبہ کو فرقہ واریت سے بالاتر تعلیم دے کر انہیں دوست اور دشمن کی پہچان کروائیں۔ نیز ان میں گفتار دلبرانہ اور کردار قاہرانہ پیدا کریں کہ نوجوان ہی ہماری نسلِ نو کے معمار اور ہمارا آنے والا کل ہیں۔

۵۔ معاشرتی ناہمواریوں کا قصہ پاک کریں اور آپس میں مساوات کی فضا قائم کریں۔

۶۔ مسلمان تو مسلمان بلکہ اقلیتوں کو بھی ان کے جائز حقوق دیں، کیونکہ وہ بھی ہمارے ہم وطن ہیں۔

۷۔ بہ لحاظِ قوم متحد ہو کر دشمن کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن جائیں۔

۸۔ ملک میں ہر شعبۂ حیات کو بری طرح متاثر کرتی ہوئی کرپشن کا کلیۃً خاتمہ کریں۔

۹۔ اپنے اردگرد کے ماحول پر کڑی نظر رکھیں اور مشکوک امور کے حوالے سے حکومت کے ساتھ بھر پور تعاون کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ حکومت کو بھی چاہیے کہ:

ا۔ پورے ملک میں عدل وانصاف کی بالادستی قائم کرے۔

۲۔ وہ منافرت اور فرقہ واریت پر مبنی مذہبی وسیاسی لٹریچر کی اشاعت وتقسیم پر فوری طور پر پابندی لگائے۔

۳۔ سرعام جلسے اور جلوسوں کے انعقاد پر کڑی پابندی لگائے نیز ہر فرقے کو اس بات کا پابند کرے کہ وہ اپنے مذہبی پروگراموں کو اپنی عبادت گاہوں کے اندر ہی محدود رکھے۔

۴۔ تمام سفارت خانوں اور غیر ملکی اداروں پر عموماً جبکہ امریکی و بھارتی سفارتکاروں پر خصوصاً نظر رکھی جائے، اوران کی تمام سرگرمیوں کا بنظرغور جائزہ لیتی رہے۔

درج بالا امور پر عمل پیرا ہونے کی صورت میں امید واثق اور یقین باللہ ہے کہ ایک طرف تو ہمارے ملک کا ہر شہری چین کی زندگی جیے گا اور دوسری طرف ہمارا دشمن اپنے کرتُوتوں پہ کفِ افسوس ملے گا۔ ایک طرف ہمارا ملک دہشت گردی سے پاک اور امن وسلامتی کا گہوارہ بنے گا اور دوسری طرف دشمن خاک بہ سر ہوگا۔

آج ملتِ اسلامیہ کا بکھرتا ہوا شیرازہ بھی ہم سے اس بات کا تقاضا کر رہا ہے کہ:

ذرہ نہ رہو چٹاں بن جاؤ
قطرہ قطرہ نہ بہو آبِ رواں بن جاؤ
ایک ہو سب کی زباں ایک ہو اندازِ کلام
جس کی تردید نہ ہو ایسا بیاں بن جاؤ

جب کہ یہی درس کتاب ہدیٰ نے ہمیں دیا ہے: ﴿واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً ولا تفرقوا﴾

ترجمہ: کہ اللہ تعالیٰ کی رسی (قرآن وحدیث) کو مل کر مضبوطی سے تھام لو اور فرقوں میں نہ بٹو!